

اسٹیٹ بینک کے کمرشل بینکوں کے سربراہان کے ساتھ اجلاس کے بعد میڈیا کی شرکت

بینک دولت پاکستان نے اپنے صدر دفتر بمقام آئی آئی چندریگر روڈ کراچی میں گورنر اسٹیٹ بینک کے کمرشل بینکوں کے سربراہان سے خطاب کے بعد پہلی بار الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو شریک کیا۔

میڈیا کے نمائندوں کے مختصر نوٹس پر بروقت پہنچنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے کہ ہم نے بینکوں کے صدور اور سربراہان کے ساتھ اس نوعیت کے اجلاس کے فالو اپ کے لیے میڈیا کو شمولیت کی دعوت دی ہے۔ گورنر نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بینکوں کے اسٹاف کے غیر ضروری ملکی سفر کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے ایک اہم اقدام کے بارے میں پچھلے کئی دن سے بہت سی افواہیں گردش میں تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ معاملہ ایک مخصوص بینک سے منسلک تھا جس کی وجہ سے اختتام ہفتہ پر پریشان کن صورت حال پیدا ہوئی۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ اسٹیٹ بینک میڈیا سے گفتگو کر کے ان افواہوں کے حوالے سے وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ تاہم گورنر نے مزید کہا کہ آج کا اجلاس صرف اس مسئلے کے بارے میں نہیں تھا بلکہ معیشت کو بالعموم اور مالی شعبے کو بالخصوص درپیش بہت سے اہم مسائل پر بحث کے لیے بلایا گیا تھا۔

اجلاس کے دوران زیر بحث آنے والے اہم مسائل درج ذیل ہیں۔

تجارت کے ذریعے منی لانڈرنگ: یہ بات اچھی طرح سب کے علم میں ہے کہ تجارتی لین دین میں انڈر انوائسنگ اور اوور انوائسنگ کے امکانات موجود ہوتے ہیں، جو کسی مالیت کو بیرون ملک منتقل کرنے میں سہولت فراہم کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی ذمہ داری پاکستان کسٹمز کی ہے، تاہم چونکہ دستاویزات کا لین دین ہوتا ہے اور ایل سیز (لیٹر آف کریڈٹ) کا تصفیہ باقاعدہ بینکوں کے ذریعے ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ بینک بیرونی تجارتی لین دین کی کارروائی کرتے وقت انتہائی احتیاط سے کام لینے اور جانچ پڑتال کرنے کے ضمن میں اپنی استعداد بڑھائیں۔

غیر مجاز فاریکس آپریٹرز کے لیے بینکاری خدمات: ہو سکتا ہے کہ غیر مجاز فاریکس آپریٹرز کے بینکوں میں اکاؤنٹس ہوں، جنہیں وہ ترسیلات زر کے غیر قانونی کاروبار کے لیے استعمال کرتے ہوں۔ بینکوں کو چاہیے کہ اپنے صارفین کے حوالے سے مردہ طریقہ کار کو بہتر بنائیں تاکہ ایسے روابط کی حوصلہ شکنی کی جاسکے۔ اس ضمن میں بینکوں کو اپنے صارفین کے لین دین کے انداز کا جائزہ لینا چاہیے اور مشتبہ سرگرمیوں کی اطلاع ایف ایم یو کو دینی چاہیے۔

بینکاری ذرائع سے منی لانڈرنگ کو کم کرنے کے لیے بینکوں کو درج ذیل اقدامات کرنے چاہئیں:

- دستاویزات میں اعلان کردہ مالیتوں اور مارکیٹ کی دستیاب قیمتوں کے درمیان فرق معلوم کرنے کے لیے ایک ان ہاؤس (in-house) نظام نافذ کیا جائے۔
علاوہ ازیں بینکوں کو ٹرانزیکشنز کا انتظام کرنے کے لیے اضافے کے طریقے وضع کرنے کی ضرورت ہے، جہاں پر قیمتوں میں خاصے فرق کی نشاندہی ہو جائے۔
 - جب متعلقہ فریقوں میں بین الاقوامی تجارتی لین دین شامل ہو تو اضافی جانچ پڑتال کی جائے۔ بینکوں کو چاہیے کہ وہ متعلقہ فریقوں کے تجارتی لین دین کی نشاندہی کے لیے خارجی اور داخلی کنٹرولز نافذ کریں۔ ایسے امور میں اگر کوئی انحراف پایا جاتا ہے تو اس سے اسٹیٹ بینک کو آگاہ کیا جانا چاہیے اور / یا ایس ٹی آر بھیجے جاسکتے ہیں۔
 - تجارت پر مبنی منی لانڈرنگ کے مجموعی خطرات کو نمٹانے کے لیے زیادہ خصوصی رہنمائی، پالیسیوں اور طریقہ کار کی موجودگی ضروری ہے۔
 - اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ بینکوں کی ٹرانزیکشنز کی نگرانی کا عمل اور نظام اتنا مضبوط ہو کہ مشکوک ٹرانزیکشنز کی نشاندہی کی جاسکے، ایسی ٹرانزیکشنز کی موزوں تحقیقات اور جانچ ہو۔ باقاعدگی سے عملدرآمد کے حوالے سے، خصوصاً ان ٹرانزیکشنز کے بارے میں جن کی جانچ نہیں کی گئی، کو الٹی اشورنس کے مقاصد سے معائنے انجام دیے جائیں۔
 - تجارتی فنانشنگ میں پائے جانے والے مالی جرائم کے خطرات اور زر مبادلہ کے آپریشنز کے بارے میں متعلقہ اسٹاف کو مخصوص اور مناسب تربیت فراہم کی جائے۔
- آخر میں گورنر نے اسٹیٹ بینک کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ بینکوں کے اسٹاف کو اعلیٰ تربیت، ٹیکنالوجی کی خریداری اور بعض اوقات بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاسوں یا اپنے بیرون ملک نیٹ ورکس کے امور کے انتظام کے لیے بیرون ملک بھیجنے کے لیے بینکوں کی حوصلہ افزائی کرتا رہے گا۔ گورنر نے کہا کہ ہم بینکوں کو اپنے غیر ملکی سفر کی پالیسی جمع کرانے کے لیے 90 دن کا وقت دیں گے۔